بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD NO. L. 5254

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ ۹ شوال ۱۳۷۸ھ

قیمت فی پرچہ ۱۳ ر

جلد ۴۸/۱۳ ۱۸ شہادت ۱۳۳۸ھش ۱۸ اپریل ۱۹۵۹ء نمبر ۹۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ۔ ۱۷ اپریل۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت عرصہ سے کمر اور پاؤں میں درد کے باعث ناساز چلی آ رہی ہے۔ معمولی افاقہ کے بعد مزید فرق نہیں پڑا ہے۔

احباب خاص توجہ اور التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات

انعامات حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ نے اپنے دستِ مبارک سے تقسیم فرمائے

ربوہ ۱۷ اپریل۔ کل شام تعلیم الاسلام ہائی سکول کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ العالی کی زیر صدارت نہایت وسیع پیمانے پر منعقد ہوا۔ جس میں بعض صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، دیگر بزرگان سلسلہ، صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء حضرات، افسران صیغہ جات اور تعلیمی اداروں کے ممبران اسٹاف نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ دیگر احباب کے علاوہ محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج، حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم، حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب، محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ، محترم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی، محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ، محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال اور محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

بعض احباب مکرم ہیڈماسٹر صاحب کی دعوت پر خاص اس تقریب میں شرکت کی غرض سے دوسرے شہروں سے بھی تشریف لائے۔ چنانچہ مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور اور منٹگمری کے کیپٹن ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب جلسہ میں موجود تھے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ کے تشریف لانے پر جلسہ کا آغاز آپ کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو سکول کے طالب علم عطاء المجیب صاحب ابن مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے کی۔ بعدہ محمد یٰسین صاحب ابن محمد یعقوب صاحب خوشنویس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے نہایت اچھے انداز میں پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں سکول کے ہیڈماسٹر مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب نے سکول کی سالانہ رپورٹ بابت سال ۵۹-۱۹۵۸ء پڑھ کر سنائی۔ جس میں آپ نے سکول کے شاندار سالانہ نتائج، ورزشی کھیلوں کے ڈسٹرکٹ مقابلہ جات میں اس کی نمایاں کامیابیوں، ادبی مجالس اور تعلیم و تربیت کے نظام پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ نیز آپ نے سکول کی ہمہ گیر ترقی کے متعلق محکمہ تعلیم کے بعض افسران کی آراء بھی پڑھ کر سنائیں۔ مکرم ہیڈماسٹر صاحب کی رپورٹ سے ایک حد تک اس امر کا اندازہ ہوتا تھا کہ جماعت کا یہ مرکزی سکول جس کی بنیاد ۱۸۹۷ء میں بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعض اہم دینی مقاصد کے پیش نظر رکھی تھی۔ ان مقاصد کے حصول میں نہایت سرگرمی سے کوشاں ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

بعد ازاں صاحب صدر حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ نے اپنے دستِ مبارک سے سکول کے متعدد امتحانوں اور مقابلہ جات میں خاص امتیاز کے ساتھ کامیابی حاصل کرنے والے ہونہار طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اس کے بعد آپ نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے انہیں اسلامی شعائر کی پابندی کا خاص التزام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس کی برکات پر روشنی ڈالی۔ آپ نے اس ضمن میں ٹوپی پہننے اور صبح کے وقت خاص التزام کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور اس میں پورا شغف دکھانے پر زور دیا۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد یہ اہم پُررونق اور بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

تقریب رخصتانہ

ربوہ ۱۶ اپریل ۱۹۵۹ء بعد جمعرات شمیم اختر صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب فاضل ذیروی کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء کے موقعہ پر ان کا نکاح محمد اشرف خان صاحب ابن مکرم منشی محمد صادق صاحب کے ہمراہ پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ میں بعض صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر احباب جماعت کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی از راہ شفقت شرکت فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم جناب حاجی محمد فاضل صاحب فیروز پوری نے کی۔ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۵۹ء

مزاح

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاح اور شگفتہ مزاجی کے کئی ایک واقعات احادیث میں ملتے ہیں۔ ذیل کے دو واقعات آپ کے مزاح کی پاکیزگی اور نفاست پر دال ہیں۔ ایک معاصر رقمطراز ہے :۔

"ایک صحابی جن کا نام ظاہر تھا رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو گاؤں سے تازی سبزیاں لاکر دیا کرتے تھے۔ حضور ان کو سبزیوں کے بدلے شہر کی چیزیں عطا فرمایا کرتے تھے۔ ایک روز جب حضور بازار میں پہونچے۔ تو دیکھا حضرت ظاہر سبزی بیچ رہے ہیں۔ ظاہر کو اس حالت میں دیکھ کر حضور کو کچھ پیار آگیا پیار کے جوش میں آپ ظاہر کے پیچھے گئے۔ اور انہیں دبوچ لیا۔ ظاہر نے بہت کوشش کی بہت زور مارا۔ مگر حضور نے نہ چھوڑا۔ اس زور آزمائی میں کہیں حضرت ظاہر کو یہ محسوس ہوا۔ کہ یہ تو میرے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ بس یہ سمجھتے ہوئے حضرت ظاہر نے بجائے چھڑانے کے اپنے آپ کو ذات اقدس کے سینۂ پاک سے ملانا شروع کر دیا۔ ظاہر یا تو پہلے چھڑا رہے تھے۔ یا اب قریب ہونے لگے۔ حضور اس سے سمجھ گئے کہ ظاہر نے مجھے پہچان لیا ہے۔ آپ ایک دم ہنس دیئے۔ اور حضرت نے ظاہر کو چھوڑ دیا۔ اور ارشاد فرمایا۔ ظاہر ہمارے بادی ہیں۔ اور ہم ان کے حاضر ہیں۔ بادی کہتے ہیں دیہاتی کو اور حاضر کہتے ہیں شہری کو۔ یعنی ظاہر ہماری دیہاتی ضرورتیں پوری کرتے ہیں۔ اور ہم ان کی شہری ضرورتیں۔

ایک بڑھیا کا واقعہ بھی مشہور ہے۔ ایک دفعہ ایک بڑھیا نے عرض کیا۔ کہ اے اللہ کے رسول میں جنت میں جاؤں گی۔ آپ نے فرمایا بڑی بی معلوم بھی ہے کوئی بڈھا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ بڑی بی نے حیرت اور فکر سے کہا ہائیں حضور! بڈھا آدمی جنت میں نہیں جائے گا۔ فرمایا ہاں یہی بات ہے۔ جب حضور نے بار بار یہی فرمایا تو بڑی بی بہت آزردہ ہوئیں۔ بھولی بھالی بڑھیا کی آزردگی دیکھ کر حضور نے فرمایا۔ بڑی بی جنت میں سب لوگ جوان ہو کر داخل ہوں گے بڈھوں کو بھی خدا تعالے جوان کر دے گا۔ میرا یہ مطلب تھا بڑی بی خوش ہو گئیں اور ہنستی ہوئی رخصت ہوئیں۔ یہ تھا حضور کا مزاح ایک علمی بات بھی کہہ دی۔ اور بڑی بی سے مذاق بھی کر لیا"۔

اس سے ظاہر ہے کہ دین اسلام انسان کو خشک مزاج بننے کی تلقین نہیں کرتا بلکہ آنحضرت کی حیات طیبہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ شگفتہ مزاجی کو پسند فرماتے تھے اور نہ صرف ہنسی کو پسند فرماتے بلکہ خود بھی پاکیزہ مزاح کرنے سے گریز نہ کرتے لیکن اس کے باوجود آپ نے سنجیدہ باتوں کو کبھی ہنسی اور مذاق میں اڑانے کی کوشش نہیں کی۔ اور نہ کبھی دینی امور کو ہنسی اور مذاق کا نشانہ بنایا ہے۔

افسوس ہے کہ آجکل بعض ایسے لوگ جو اپنے آپ کو دین کا بڑا حامی خیال کرتے ہیں۔ اکثر اوقات دینی امور کو بھی ہنسی مذاق بنانے سے نہیں چوکتے۔ اور اس کو اپنی فنکاری خیال کرتے ہیں۔ ذیل میں ہم اسی معاصر سے ایک ایسا مزاح نقل کرتے ہیں جو دین کی باتوں میں روا رکھا گیا ہے معاصر ایک مزاحیہ ہفت روزہ سے نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے (نقل کفر کفر نباشد)

"رمضان کے احترام کے سلسلے میں ہمیں مولوی گل شیر خاں کا ایک خواب یاد آگیا۔ جو انہوں نے تھری ڈی کا چشمہ لگا کر دیکھا تھا۔ بیچارے دن بھر کے تھکے ماندے رات کو یہ خیال کر کے جلدی سو گئے۔ کہ نماز عشا صبح نماز فجر کے ساتھ ہی ساتھ قضا پڑھ لیں گے ابھی مولوی صاحب کو سوئے ہوئے دو گھنٹے بھی نہ گزرے ہوں گے۔ کہ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ قیامت کا میدان ہے۔ سورج سوا نیزے پر آچکا ہے۔ اور کھوپڑیوں کو چائے کے پانی کی طرح کھولا رہا ہے۔ ہر شخص اپنے سر پر پاؤں رکھ کر بھاگنا چاہتا ہے۔ لیکن فرشتے سر پر سے پاؤں ہٹا کر تانبے کی طرح تپتی ہوئی زمین پر رکھ دیتے ہیں حق تعالے جل شانہ وعم نوالہ عرش پر تشریف فرما ہیں۔ اور فرش بچھا ہوا ہے اتنے میں ایک ڈولی جو "تخت رواں" پر سوار ہے۔ اور تخت رواں حسین و جمیل حوریں اپنے نرم و نازک کاندھوں پر اٹھائے ہوئے ہیں اور پنکھا جھل رہی ہیں۔ سر پر ابر کا سایہ ہے ہاتھوں میں جام بلورین جن میں شراباً طہورا بھری ہوئی ہے۔ اور یہ لوگ اسے مسکرا مسکرا کر پی رہے ہیں۔ جب یہ ڈولی میدان قیامت میں آئی تو لوگوں نے ایک دوسرے سے پوچھنا شروع کیا۔ کہ یہ کونسے بزرگ ہیں جو اس میدان حشر میں گلچھرے اڑا رہے ہیں ایک غیبی آواز آئی نادانو یہی تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے رمضان کا احترام کیا۔ جب یہ لوگ "پردہ پوش" ہوٹلوں میں کھانا کھاتے یا چائے پیتے تھے۔ تو رومال سے خوب منہ صاف کر کے باہر نکلتے تھے۔ جب انہیں سگریٹ کی خواہش ہوتی تھی تو یہ میونسپل کارپوریشن کے تعمیر کردہ پیشاب خانوں میں جا گھستے تھے :

جب اور لوگوں نے سنا تو وہ کہنے لگے۔ کہ جناب رمضان کا احترام کرنا تو در کنار ہم تو رمضان میں پورے روزے رکھتے ہیں۔ آخر ہمیں ان کا اجر کب ملے گا؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے غیبی آواز نے کہا۔ تمہاری تمام عبادتوں کا اجر "یوم الحساب" کو ملے گا۔ مولوی گل شیر خاں نے یہ خواب بیان کرنے کے بعد عوام سے اپیل کی تھی۔ کہ "حضرت آپ روزہ رکھیں یا نہ رکھیں۔ لیکن روزے کا احترام ضرور کریں۔ اور روزے کے احترام کا بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ عمدہ قسم کے کھانے پھل میوے حلوے اور خالص دیسی گھی کی مٹھائیاں قریب کی مسجدوں اور علماء کے حجروں میں بھجوایا کریں۔ اللہ اس نیکی اور افطاری بھجوانے کا اجر روزے سے بھی زیادہ دے گا۔ اور آپ کا جلوس بھی روز قیامت تخت رواں پر سوار ہو کر نکلے گا"۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک مزاح ہے۔ لیکن اس میں دراصل "روزہ" کی ہنسی اڑائی گئی ہے۔ ایسا مزاح اسلام میں ہرگز جائز نہیں ہے۔ اس کو پڑھ کر یقیناً "روزہ" کی تحقیر کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ مصنوعی خواب لکھنے والے نے محض ان لوگوں کی ہنسی اڑانے کے لئے بیان کیا ہے۔ جو روزہ نہیں رکھتے مگر روزہ کے احترام پر بظاہر بڑا زور دیتے ہیں۔ لیکن اس سے "روزہ" کی ضرور تحقیر نکلتی ہے۔ کہ محض احترام کا اجر تو فوراً مل جاتا ہے۔ لیکن روزہ کا اجر یوم الحساب کو ملے گا۔ پھر اس میں اللہ تعالے کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے۔ وہ بھی نہایت توہین آمیز ہے۔ اور اکثر بے دین لوگ اور دشمنان حق ہی اللہ تعالے سے اس قسم کا مذاق روا رکھ سکتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ دین کی باتوں کو اس طرح مزاحیہ رنگ میں بیان کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔ اور مسلمانوں کو ایسی طرز نگارش سے احتراز کرنا چاہیئے۔ یہ نہایت ہی گندہ مذاق ہے۔ اس میں مزاح کی ذرا بھی وہ پاکیزگی نہیں ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مزاح میں ہوتی تھی۔ ہمیں امید ہے کہ معاصر آئندہ ایسی عبارتیں اپنے کالموں میں لکھنا یا نقل کرنا ترک کر دے گا۔ جن میں دینی امور کی ہنسی اڑائی گئی ہو۔

امتحان اطفال الاحمدیہ کا التواء

جملہ مجالس اطفال الاحمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہ اپریل میں اطفال کے جس امتحان کا اعلان کیا گیا تھا۔ اور جس کے لئے رسالہ سیرت حضرت مسیح موعود مقرر کیا گیا تھا۔ اسے بعض وجوہ کی بناء پر سردست ملتوی کیا جاتا ہے۔ امتحان کی آئندہ تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ مجالس اس رسالہ کو زیر مطالعہ رکھیں۔ یہ رسالہ الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے بقیمت ۸ آنے فی نسخہ منگوایا جا سکتا ہے۔ (مہتمم اطفال)

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹیں

بعض مجالس اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنی کوششوں۔ قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے۔ تفسیر صغیر خریدنے۔ نماز باجماعت ادا کرنے ناخواندہ اصحاب کو پڑھانے اور سلسلہ کی کتب کے مطالعہ وغیرہ کی تلقین ایسے نیک کاموں کے متعلق جو خدا تعالے کے فضل سے ہر مجلس میں جاری ہیں اپنی نیک مساعی کی اطلاع باقاعدہ ہر ماہ مرکز کو نہیں بھجواتیں۔ اس لئے تمام زعماء کرام سے گزارش ہے۔ کہ از راہ کرم زیادہ سے زیادہ ۱۰ تاریخ تک کی رپورٹ ارسال فرمائیں جزاھم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان برائے ناصرات الاحمدیہ

آٹھ سال سے دس سال کی بچیوں کے لئے اسلام کی پہلی کتاب کا امتحان مقرر کیا گیا ہے اور دس سال سے پندرہ سال کی لڑکیوں کے لئے اسلام کی دوسری کتاب مقرر کی جاتی ہے مہربانی فرما کر جلد از جلد تمام لجنات اطلاع دیں۔ کہ ان کو کتنے پرچے بھجوائے جائیں۔ مئی کے پہلے ہفتے میں امتحان ہوگا انشاء اللہ تعالے

جنرل سکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

تصحیح

۱۶ اپریل کے الفضل میں صفحہ ۲ پر جو مضمون زیر عنوان "مسئلہ تعدد ازدواج اور لجنات اماء اللہ" شائع ہوا ہے غلطی سے مولوی قمر الدین صاحب کے نام سے شائع ہو گیا ہے۔ دراصل یہ مضمون حضرت مرزا شریف احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد کا ہے ؛

دجّال اور یاجوج و ماجوج

(از مکرم مولٰنا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری)

قرآن مجید، احادیث نبویہ، تورات اور اناجیل سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانہ کا سب سے بڑا فتنہ اور سب سے بڑا ہنگامہ دجال اور یاجوج و ماجوج کا فتنہ اور ہنگامہ ہے۔ جملہ انبیاء اس فتنۂ عظیمہ سے ڈراتے آئے ہیں۔ اور تمام آسمانی کتابوں میں اس ہنگامہ کا تذکرہ موجود ہے۔

بائیبل کے آخری صحیفہ مکاشفہ یوحنا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی پیشگوئی کا تذکرہ "بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند" کے نام سے کرنے کے بعد ایک ہزار برس تک ابلیس اور شیطان کے اتھاہ گڑھے میں قید کئے جانے کا بیان ہے۔ (مکاشفہ ۱۹/۱۶، ۲۰/۱-۳) اس کے بعد خبر دی گئی ہے کہ:-

"جب ہزار برس پورے ہو چکیں گے تو شیطان قید سے چھوڑ دیا جائے گا۔ اور ان قوموں کو جو زمین کے چاروں طرف ہونگی یعنی یاجوج و ماجوج کو گمراہ کر کے لڑائی کے لئے جمع کرنے کو نکلے گا۔ ان کا شمار سمندر کی ریت کے برابر ہوگا اور وہ تمام زمین پر پھیل جائیں گی۔ اور مقدسوں کی لشکرگاہ اور عزیز شہر کو چاروں طرف سے گھیر لیں گی۔ اور آسمان پر سے آگ نازل ہو کر انہیں کھا جائیگی۔"

(مکاشفہ ۲۰/۷-۱۰)

بائیبل کے صحیفہ حزقیل نبی کی کتاب میں یاجوج ماجوج کی علاقائی تعیین بایں الفاظ موجود ہے:-

(الف) "خداوند یہوواہ یوں کہتا ہے کہ دیکھ اے جوج! روش اور مسک اور توبال کے سردار! میں تیرا مخالف ہوں۔"

(حزقیل ۳۸/۳ و ۲۹/۱)

(ب) "میں" ماجوج پر اور ان پر جو جزیروں میں بے پروائی سے سکونت کرتے ہیں۔ ایک آگ بھیجوں گا اور وہ جانیں گے کہ میں خداوند ہوں۔"

(حزقیل ۳۹/۶)

مشہور مؤرخ ابن خلدون نے بھی یاجوج و ماجوج کے علاقوں اور ان کی نسل کی نشان دہی کی ہے اور بتایا ہے کہ یہ شمالی علاقوں کے باشندے ہیں۔ اور ترکوں سے ان کی نسل ملتی ہے۔

(مقدمہ ابن خلدون ص۶۷ و ص۶۹ و ص۶۸ ص۶۵ و ص۶۰ و ص۳۷ مطبوعہ مصر)

اگرچہ پرانے زمانوں سے یاجوج و ماجوج اور دجال کے بارے میں یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں میں بہت سے افسانے رواج پا گئے ہیں۔ جو نسلاً بعد نسل اضافہ اور مبالغہ کے ساتھ پھیلتے گئے۔ اور ان قوموں کے بارے میں عجیب در عجیب قصے تراشے گئے وہ ساری کہانیاں تو درست نہ تھیں۔ مگر بنیادی حقیقت موجود تھی۔

قرآن مجید نے جہاں ایک طرف آئندہ کی پیشگوئی کے طور پر یاجوج و ماجوج کے خروج اور ان کی ترقیات کی خبر دی وہاں پر اس نے ان کے آغاز اور انجام کے بارے میں اسی قدر بیان پر اکتفا فرمایا ہے جو عالمگیر آسمانی کتاب کے شایان شان ہے یہ ایک لطیف نکتہ ہے کہ قرآن مجید میں دجال کا لفظ مذکور نہیں مگر یہ بتایا گیا ہے کہ عیسائیوں کا مسیح کو ابن اللہ قرار دینے کا فتنہ سب فتنوں سے بڑا فتنہ ہے۔

وقالوا اتخذ الرحمٰن ولداً۔ لقد جئتم شیئاً ادّاً۔ تکاد السمٰوات یتفطّرن منہ وتنشقّ الارض وتخرّ الجبال ھدّاً۔ ان دعوا للرحمٰن ولداً

(سورۃ مریم ع۶ ۹۲-۸۹)

عیسائیوں نے خدائے رحمٰن کا بیٹا ٹھہرایا ہے۔ اے نصاریٰ! تم نے بہت افتراء کیا ہے۔ عنقریب اس سے آسمان پھٹ جائیں گے۔ زمین شق ہو جائے گی۔ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ (یعنی کامل تباہی آئیگی) کیونکہ ان لوگوں نے خدائے رحمان کا بیٹا قرار دیا ہے۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سورۃ کہف کی ابتدائی اور آخری دس دس آیات پڑھنے والا دجال کے فتنہ سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الفتن)

سورۃ کہف کے ابتداء میں ان لوگوں کے اس فتنہ کا تذکرہ ہے کہ وہ خدا کا بیٹا قرار دے کر اس کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور سورۃ کہف کے آخر میں ان کی دینوی ترقیات کی طرف اشارہ کے لئے "وھم یحسبون انھم یحسنون صنعاً" کے الفاظ فرمائے ہیں۔ اس آخری جگہ یاجوج و ماجوج کی ترقیات کا تذکرہ فرمایا ہے۔

پس اگرچہ دجّال کا لفظ قرآنِ مجید میں موجود نہیں۔ مگر یہ صاف بتا دیا گیا ہے کہ درحقیقت دجال یاجوج و ماجوج کا ہی نام ہے ان کے مذہبی گروہ کی دجل و تلبیس کے باعث انہی کو دجال کہا گیا ہے۔ اور ان کے آگ سے کام لے کر اور سمندر کی موجوں کی طرح روئے زمین پر غالب آجانے کے باعث انہی کو یاجوج و ماجوج قرار دیا گیا ہے۔ مشہور امام لغت راغب اصفہانی نے اپنی کتاب المفردات میں یاجوج و ماجوج نام کی یہی وجہ تسمیہ قرار دی ہے۔

مستقبل کی پیشگوئیوں میں عام طور پر مجاز و استعارہ کی زبان استعمال کی جاتی ہے۔ کیونکہ ان سے ایمان کا تعلق ہوتا ہے۔ اور ایمان میں کوئی نہ کوئی اخفاء کا پہلو ضرور ہوتا ہے۔ چونکہ دجال اور یاجوج و ماجوج کے بارے میں صدیوں سے بے شمار افسانے گھڑے جا رہے تھے۔ اس لئے آج سے ستر برس قبل جب حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے فرمایا کہ دجال اور یاجوج و ماجوج سے مراد "انگریز[1] اور روس" ہیں۔ اور دجال سے مراد "پادریوں کا گروہ" ہے۔

(ازالہ اوہام مطبوعہ ۱۸۹۱ء حصہ دوم ص۲۱۱ و ص۲۰۷ طبع دوم)

تو آپ کے خلاف ایک طوفانِ بے تمیزی برپا کیا گیا اور شور مچایا گیا کہ یہ شخص درحقیقت مسیح موعود بننے کے لئے ایسی تاویلیں کر رہا ہے۔ ورنہ ابھی یاجوج و ماجوج اور دجال ظاہر نہیں ہوئے۔ ہم نے ان کا جو نقشہ بنا رکھا ہے۔ روس و انگریز اور پادری اس پر پورے نہیں اترتے۔ آج پہلا موقعہ ہے کہ صاف اور کھلے طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے کہ واقعی یاجوج و ماجوج اور دجال کا ظہور ہو چکا ہے۔ مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی "مدیر صدق جدید" لکھنؤ لکھتے ہیں:-

"یاجوجیوں کا نعرہ"

"لندن ۲۷ جنوری۔ ماسکو ریڈیو نے کل اعلان کیا ہے کہ روس کے مصنوعی سیارے اور راکٹ خدا سے ملاقات کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ روسی راکٹوں کو کسی ایسی اعلیٰ و ارفع ہستی کا پتہ نہیں چلا ہے۔ جسے مذہبی لوگ خدا کہتے ہیں۔ اور اس کی عبادت

[1] امریکن بھی انگریز ہیں۔ (الفرقان)

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت ابوبکرؓ کا فہم قرآن

حضرت ابوبکرؓ کو قرآن شریف کا فہم ملا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی پڑھی تو حضرت ابوبکرؓ رو پڑے۔ کسی نے پوچھا کہ یہ بڑھا کیوں روتا ہے۔ تو آپؓ نے کہا کہ مجھے اس آیت سے پیغمبر خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وفات کی بو آتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام بطور حکام کے ہوتے ہیں۔ جیسے بندوبست کا ملازم جب اپنا کام کر چکتا ہے۔ تو وہاں سے چل دیتا ہے اسی طرح پر انبیاء علیہم السلام جس کام کے واسطے دنیا میں آتے ہیں۔ جب اس کو کر لیتے ہیں تو پھر وہ اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ پس جب اکملت لکم دینکم کی صدا پہنچی، تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سمجھ لیا کہ یہ آخری صدا ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت ابوبکرؓ کا فہم بہت بڑھا ہوا تھا۔ اور یہ جو احادیث میں آیا ہے کہ مسجد کی طرف سب کھڑکیاں بند کی جاویں۔ مگر ابوبکرؓ کی کھڑکی مسجد کی طرف کھلی رہے گی اس میں یہی سر ہے۔ کہ مسجد چونکہ مظہر اسرار الٰہی ہوتی ہے۔ اس لئے حضرت ابوبکر صدیق کی طرف یہ دروازہ بند نہیں ہوگا۔ انبیاء علیہم السلام استعارات اور مجازات سے کام لیتے ہیں۔ مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے بیٹے کو کہنا۔ کہ یہ دہلیز بدل دے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سونے کے کڑے دیکھنا وغیرہ امور اپنے ظاہری معنوں پر نہیں تھے۔ بلکہ استعارہ اور مجاز کے طور پر تھے ان کے اندر ایک اور حقیقت تھی۔

غرض مدعا یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کو فہم قرآن سب سے زیادہ دیا گیا تھا۔

(ملفوظات ص۴۲۲-۴۲۳)

کرتے ہیں۔

خدا کی تلاش راکٹوں اور میزائلوں کے ذریعہ سے کرنے کی آج تک کسی کو کیوں سوجھی ہوگی۔ دنیا میں آج تک بے شمار پیر اور پیمبر رشی اور منی گزر چکے ہیں۔ کسی نے خدا رسی کے لئے عبادتیں اور ریاضتیں بتائیں کسی نے فلاں چلے اور فلاں مراقبہ کی نشاندہی کی اور صرف ہیں ان بے شمار رہنماؤں میں سے کسی کا بھی نہ گیا۔ کہ معبود حقیقی تو خالق کائنات کی جستجو، آتش بازیوں اور آتش باریوں سے کی جائے! یہ جدت تو شروع سے دجال اور یاجوج و ماجوج کے لئے مخصوص چلی آرہی تھی۔ کہ اسی آسمان کی طرف ہوائی جہاز چھوڑیں گے۔ یا تیر چلائیں گے۔ (راکٹ اور میزائل کے صحیح ترجمے یہی ہو سکتے ہیں) اور پھر فتح مندی کے نعرے لگائیں گے۔ کہ ہم نے (نعوذ باللہ) خدا کا خاتمہ کر دیا ہے! حدیث کا قرب قیامت والا لٹریچر وہ اپنی حیثیت سے استناد کے جس مرتبہ پر بھی ہو۔ بہرحال اسی قسم کی پیش خبریوں سے بھرا پڑا ہے! اور ابھی تو اس سلسلے کی بہت سی منزلیں آنے کو باقی ہیں۔"؎

اب یہ بات واقعات اور حقائق کی روشنی میں ناقابل انکار صداقت ہے۔ کہ یاجوج و ماجوج کے الفاظ درحقیقت روس اور مغربی جزائر کی قوموں کے لئے صفاتی طور پر مقرر تھے۔ اور ان ناموں میں ان کی مادی ترقیات کی طرف اشارہ تھا۔ پس جہاں تک یاجوج و ماجوج اور دجال کے خروج کا تعلق ہے۔ اور جہاں تک مسیح موعود کی آمد کا سوال ہے۔ اسے تو اب تک ثابت شدہ حقیقت کے طور پر تسلیم کر لینا چاہیئے۔

اب صرف یہ سوال قابل توجہ ہے کہ یاجوج و ماجوج کا انجام اور دنیا کا مستقبل کیا ہوگا؟ قرآن مجید نے صاف طور پر فرما دیا ہے:۔

الف:۔ حتی اذا فتحت یاجوج
وماجوج وھم من کل
حدب ینسلون و
اقترب الوعد الحق
فاذا ھی شاخصۃ
ابصار الذین کفروا
یاویلنا قد کنا فی غفلۃ
من ھذا بل کنا ظالمین
(الانبیاء ۹۶-۹۷)

کہ جب یاجوج و ماجوج نکلیں گے اور وہ ہر بلندی کو پھاندتے جائیں گے تو وعدۂ الٰہی کے ظہور کی گھڑی قریب ہوگی۔ اور ناگہاں کافروں کی آنکھیں حیرت سے کھلی رہ جائیں گی۔ اور وہ کہیں گے کہ ہم پر ہلاکت آئے ہم تو اس انجام سے غافل تھے۔ بلکہ ہم سراسر ظالم تھے"۔

(ب) وترکنا بعضھم یومئذ
یموج فی بعض ونفخ فی
الصور فجمعناھم جمعاً
وعرضنا جھنم یومئذ
للکفرین عرضاً الذین
کانت اعینھم فی غطاء
عن ذکری وکانوا لایستطیعون
سمعاً۔ (کہف ۹۹-۱۰۱)

کہ اس وقت ہم یاجوج و ماجوج کو باہم گتھم گتھا کر دیں گے۔ اور آسمانی قرنائیں آواز دی جائے گی۔ اور ان سب کو اکٹھا کیا جائیگا۔ تب ہم ان کافروں کے لئے جہنم یا ہولناک جنگ پیش کریں گے۔ جن کی آنکھیں ہمارے ذکر سے غافل تھیں۔ اور وہ حق کے سننے کی تاب نہ رکھتے تھے"۔

ان آیات میں یاجوج ماجوج کی ترقی و غلبہ اور پھر ان کی باہم آویزش اور آخر کار ان کی تباہی کا صاف ذکر موجود ہے۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ موعود ربانی کی آواز آخر کامیاب ہوگی۔ اور ظالم اپنے کیفر کردار کو پہنچیں گے۔

احادیث نبویہ کی روایت ایک عرصہ کے بعد اور مختلف رواۃ کی زبانی حیطۂ تحریر میں لائی گئی۔ اور یوں بھی پیشگوئیوں میں مجاز و استعارات ہوتے ہیں۔ تاہم احادیث میں یاجوج و ماجوج کے انجام کے متعلق ایک جگہ آتا ہے۔

"اذا وحی اللہ الی عیسیٰ
انی قد اخرجت عباداً لی
لایدان لاحد یقتالھم فحرز
عبادی الی الطور ویبعث اللہ
یاجوج وماجوج وھم من کل
حدب ینسلون فیمرا وائلھم
علی بحیرۃ طبریۃ فیشربون
ما فیھا ویمر اخرھم فیقول
لقد کان بھذہ مرۃ ماء ثم
یسیرون حتی ینتھوا الی جبل
الخمر وھو جبل بیت المقدس فیقولون
لقد قتلنا من فی الارض ھلم
فلنقتل من فی السماء فیرمون نشابھم
الی السماء فیرد اللہ علیھم نشابھم
مخضوبۃ دماً ویحصر نبی واصحابہ
حتی یکون رأس الثور لاحدھم
خیراً من مائۃ دینار لاحدکم الیوم
فیرغب نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ
فیرسل اللہ علیھم النغف فی
رقابھم فیصبحون فرسی کموت
نفس واحدۃ ثم یھبط نبی اللہ
عیسیٰ واصحابہ الی الارض فلایجدون
فی الارض موضع شبر الاملاۃ زھمھم
ونتنھم فیرغب نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ
الی اللہ فیرسل اللہ طیراً کاعناق البخت
فتحملھم فتطرحھم حیث شاء اللہ
وفی روایۃ تطرحھم بالنھبل
ویستوقد المسلمون من قسیھم
ونشابھم وجعابھم سبع سنین ثم
یرسل اللہ مطراً لایکن منہ بیت
مدر ولا وبر فیغسل الارض حتی
یترکھا کالزلفۃ ثم یقال للارض
انبتی ثمرتک وردی برکتک"
(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الملاحم)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ مسیح موعود پر وحی کریگا کہ میں نے ایسے بندے پیدا کر دیئے ہیں جن سے جنگ کرنے کی کسی کو طاقت نہیں۔ تو میرے بندوں (اپنی جماعت) کو طور کی حفاظت میں لے جا۔ اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کو بھیجے گا۔ جو ہر بلندی پر پھاندتے پھریں گے۔ ان کا اگلا حصہ بحیرہ طبریہ سے گزرے گا اور وہ اس کا پانی پی لیں گے۔ حتیٰ کہ آخری حصہ گزرتے وقت تعجب سے کہے گا کہ یہاں پر بھی کبھی پانی ہوتا تھا۔ پھر وہ چلتے چلتے بیت المقدس کے پہاڑ جبل الخمر کے پاس پہنچیں گے اور کہیں گے کہ ہم زمین والوں کو تو قتل کر چکے آؤ اب آسمان والوں کو بھی قتل کردیں۔ وہ اپنے تیر آسمان پر پھینکیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ خون آلود حالت میں لوٹا دیگا مسیح موعود اور اس کے اصحاب محاصرہ میں آجائیں گے اور غذائی حالت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ آج تمہارے لئے جو سو پونڈ کی قدر ہے اس سے بھی زیادہ انہیں بیل کے ایک سر کی ہوگی۔ تب مسیح موعود اور اس کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے جس پر اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج پر گلے میں پھوڑے کی وبائی مرض بھیجے گا اور وہ یکدم تباہ ہو جائیں گے۔ بعد ازاں جب مسیح موعود اور اس کی جماعت زمین میں پھریں گے تو دیکھیں گے کہ چپہ چپہ زمین کی سڑت اور بدبو سے بھرا ہوا ہے جس کے ازالہ کے لئے وہ دعا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اونٹ کی گردن کی مانند بڑے بڑے پرندے بھیجے گا۔ جو یاجوج ماجوج کے مردوں کو دور نہبل میں پھینک دیں گے۔ ان کا بچا ہوا سامان جنگ تیر کمان اور ترکش وغیرہ اتنا وافر ہوگا کہ مسلمان اس سے سات سال تک آگ جلائیں گے۔ پھر خداوند تعالیٰ زمین پر ایک ایسی عام بارش نازل کریگا جو ساری زمین کو دھو کر بالکل صاف و شفاف مانند شیشہ کر دے گی۔ پھر حکم دیا جائے گا کہ اے زمیں تو اپنے پھل اُگا۔ اور اپنی برکتیں دوبارہ پیدا کر۔۔۔۔"

یہ حدیث اپنے مجازات کے باوجود بہت سے عیاں حقائق پر مشتمل ہے اس میں یاجوج و ماجوج کی ترقیوں اور فتنہ سامانیوں کا تذکرہ ہے۔ یاجوج و ماجوج کی وجہ سے مسیح موعود اور آپ کی جماعت کی مشکلات کا بیان ہے اور پھر یہ بتایا گیا ہے کہ ان مشکلات کا حل اور یاجوج و ماجوج کی تباہی دعاؤں کے ذریعہ سے ہوگی۔ اور آسمانی وباء ان لوگوں کو ہلاک کرے گی۔ آخر میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ اس کی گمراہی اور فتنہ کے دور کے بعد پھر زمین دھل کر نئی زمین بن جائے گی۔ اور آسمانی انوار و برکات کا نزول ہوگا بہرحال یہ حدیث اسلام اور مسلمانوں کے لئے بہت بڑی بشارت ہے۔

یاجوج و ماجوج کی تباہی کے لئے قرآن مجید نے یرسل علیکما شواظ من نار (تم پر آگ کے شعلے برسائے جائیں گے) فرمایا ہے۔ انجیل مکاشفہ میں "آسمان پر سے آگ نازل ہو کر انہیں کھا جائے گی" لکھا ہے اور حدیث کے الفاظ میں ان کی تباہی یرسل اللہ علیھم النغف فی رقابھم کے ذریعہ سے ہوگی۔

بہرحال ان کی تباہی کی نوعیت اور کیفیت کچھ بھی ہو یہ امر یقینی ہے کہ اللہ تعالیٰ آخر کار طاغوتی طاقتوں کو ہلاک کر کے اور دجال کے فتنہ کو پاش پاش کر کے اسلام اور حق کا بول بالا کرے گا اور آخر توحید کی فتح ہوگی۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین:۔

ضرورت

دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو عارضی طور پر ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے۔ گریڈ ۵۰-۳-۸۰ ہوگا اور بیس روپے مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا۔

تمام امیدواران ۳۰ر اپریل تک درخواستیں معہ قابلیت عمر اور مکمل پتہ دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ ہر درخواست پر پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق لازمی ہے۔ انصار کو ترجیح دی جائے گی۔

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم شیخ جلال محمود صاحب لالہ زار کراچی ۱۹ بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور دیگر احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں (خاکسار خورشید احمد سیالکوٹی)

(۲) میں ایک پریشانی میں مبتلا ہوں نیز ناک کے اندر ہڈی میں زخم کی وجہ سے بیمار ہوں احباب میرے لئے دعا کریں۔ مقبول احمد بھٹی محلہ نہر لائلپور

؎ (صدق جدید ۱۲ر فروری ۵۹ء)

حفیظ کی یاد میں

مکرم ثاقب صاحب زیروی، مدیر ہفت روزہ "لاہور"

چوہدری حفیظ احمد صاحب انسپکٹر پولیس مرحوم و مغفور ساہلولپور کے مخلص احمدی خاندان کے ایک سربرآوردہ رکن اور محترم چوہدری عبدالمالک خاں صاحب ریٹائرڈ نائب تحصیلدار کے فرزند تھے گذشتہ مارچ ۱۹۵۹ء کے اوائل میں ڈیرہ غازیخاں میں ایک خاص مقدمہ ڈاکہ زنی کی تفتیش فرما رہے تھے کہ ملزم فرار ہو گیا۔ دُور تک اس کے پیچھے سرپٹ بھاگے یہاں تک کہ اسے جا لیا۔ لیکن جب اسے ماتحت افسروں کے حوالے کر دینے کے بعد ذرا سستا کر اٹھنا چاہا تو روح نے جسم سے موافقت کا عہد توڑ دیا اور حفیظ یوں فرائض منصبی انجام دیتے دیتے اپنے بوڑھے والدین اپنے بچوں بھائیوں دوستوں کو مستقلاً داغ مفارقت دے کر جنت الفردوس کی سمت پرواز کر گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محکمہ نے اپنے نڈر مخلص اور جانباز افسر کو آخری خراج تحسین کے طور پر اُن کی نعش اگلے دن ربوہ پہنچا دی۔ جہاں اب وہ حضرت ام المومنین (نور اللہ مرقدہا) کے جوار میں بہشتی مقبرہ میں آسودۂ خواب ہیں۔

خدا جانے والدین نے اس نوجوان کی پرورش اور تربیت کس اخلاص اور کن دعاؤں کے ساتھ کی تھی کہ ایک نڈر جانباز اور سخت جان پولیس افسر کی شہرت کے ساتھ ساتھ ہر حلقہ اور ہر طبقہ میں ان کی یہ وجاہت بھی پہلو بہ پہلو چلتی رہی کہ اُن کی نگاہ میں شرم اور حجاب آج بھی بچوں کا سا ہے۔ حفظ مراتب وہ چلتا پھرتا نمونہ تھے مجال کیا کہ کبھی بھول کر بھی حضرت سیدی و مولائی خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا نام نامی ادھورے القابات و خطابات سے ادا کیا ہو۔ مجھے جس قدر انہیں قریب اور دور سے دیکھنے کے مواقع میسر آئے شاید ہی اُن کے کسی اور دوست کو آئے ہوں۔ میں نے انہیں ہر آن اسلام و احمدیت کا فدائی سلسلہ کا دلدادہ و شیدا مسلمانوں کا سچا درد مند۔ اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کے احکام و ارشادات پر کامل انشراح کے ساتھ "لبیک" کہنے والا نیک باعمل نمازی اور دیانتدار پایا۔ ان کی ان صفات پر نہ صرف فخر کیا۔ بلکہ اکثر رشک بھی آیا۔

۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۸ء تک کی محبانہ ملاقاتوں میں جن میں کچھ عرصہ ہم نے ایک ہی مکان میں یکجا رہ کر بھی بسر کیا مجھے ایک بھی تو ایسا واقعہ یاد نہیں۔ جب دل نے وابستگی میں کمی گفتگو میں پہلو تہی یا کسیلا پن محسوس کیا ہو ۱۹۴۷ء کے رمضان المبارک میں ہماری سحری و افطاری یکجا تھی۔ اُن کے بچے گاؤں میں تھے نوکر کوئی تھا نہیں۔ چنانچہ تمام ڈیوٹیاں ہم دونوں میں تقسیم ہوئیں۔ جن میں سے تہجد سے قبل اُٹھ کر دودھ بلونا۔ نوافل کے بعد سحری پکانا۔ سحری کے بعد نماز فجر پڑھانا۔ اور پھر درس "تفسیر کبیر" دینے کی ڈیوٹیاں ان کے حصہ میں آئیں۔ وہ یہ تمام فرائض بغیر کسی کسل و تساہل کے اور بغیر کسی احساس مرتبہ و مقام کے پورے تیس دن پوری ہماہمی کے ساتھ انجام دیتے رہے جب کہ صبح سے شام بلکہ رات گئے تک لاہور کے اہم تھانے کے اسٹیشن ہاؤس افسر کے فرائض ان کے علاوہ تھے۔

معروف سخت جانی اور پولیس افسری کے باوجود طبیعت کو "خشیۃ اللہ" اور مزاج کو تقوی اللہ سے اس قدر گہرا لگاؤ تھا کہ ذرا ذرا سے حادثہ کو اللہ تعالےٰ کے عذاب سے تعبیر کرتے اور پھر دل پہروں کُڑھتا رہتا ۱۹۴۷ء کے اوائل میں راولپنڈی ڈویژن کے بعض دیہات و قصبات میں فرقہ وارانہ فسادات ہوئے تو لاہور کی "شعبۂ خدمت خلق" کے لئے۔ وقف رضا کار ہندو سکھ انجمنوں نے اُن فسادات سے دہشت زدہ ہو کر نقل مکانی کر کے آنے والوں کے لئے لاہور ریلوے سٹیشن پر کھانے اور پھل وغیرہ پیش کرنے کا اہتمام کیا انہی دنوں کا واقعہ ہے ایک سہ پہر کو چائے کے وقت اُن کا ایک ہمعصر افسر آیا۔ اور اس نے ایک عجیب سی بے پروائی کے ساتھ ان مصیبت زدگان سے بھری ہوئی فرنٹیر میل پر ایسے تبصرے کئے جن میں "کم سوادیت" کی جھلک نمایاں تھی۔ حفیظ نے سُنا۔ تو ان کا چہرہ فرط غیظ و ندامت سے سُرخ ہو گیا۔ اور کچھ دیر بعد بمشکل اپنے ردعمل پر قابو پا لینے پر بولے۔

"— ایک ہی ملک کے رہنے والوں میں فسادات یہ تو اللہ تعالےٰ کا عذاب ہے میرے دوست یہ ہنسنے کا نہیں دراصل رونے کا مقام ہے۔ — اور یوں پریشان تو اللہ کسی کی بہو بیٹی کو بھی نہ پھرائے۔ بیٹی بیٹی ہی ہوتی ہے۔ خواہ ہندو کی ہو۔ سکھ کی ہو یا مسلمان کی —"

اس کے بعد اُن کا حلق رُندھ گیا۔ لیکن میرے دل کے کان دیر تک اُن کے دل کی بلبلاہٹوں کی صدا سنتے رہے اور یہ تو میری ہی آپ بیتی ہے کہ — میں جب ۲۹ اگست کو زیرہ سے کسی نہ کسی طرح (بچ نکلے ہوئے چند بازوؤں کو قصور (ملک غلام محمد صاحب مرحوم مغفور) کے ہاں میں چھوڑ کر ایک کوئلہ بھری مال گاڑی کے ذریعہ لاہور پہنچا۔ تو صبح کے تین بج رہے تھے۔ تمام مواصلات معطل تھیں۔ شہر کرفیو کی گرفت میں تھا۔ یہ گرفت قدرے ڈھیلی ہوئی اور شام رہیں قدرے آزاد ہوئیں تو میں حفیظ کے پاس پہنچا۔ وہ مجھے ننگے سر۔ سوجے ہوئے پاؤں اور عجیب ہیبت ناک دریدہ و بوسیدہ حالت میں دیکھ کر بھونچکے ہی تو رہ گئے۔ دو ایک دفعہ آنکھوں کو ملا۔ جھپکا اور پھر بے تابانہ مجھ سے لپٹ کر ڈھاڑیں مار مار کر بے تابی اور کرب سے روئے — طبیعت قدرے سنبھلی تو بتایا کہ لاہور ریڈیو نے تو کل تمہاری وفات کی خبر بھی نشر کر دی تھی۔ میرا تو سارا جسم کل "مر امرا" سا رہا۔ اور یہ تو میں آج دراصل فرط مسرت سے کراہ رہا ہوں۔ تم زندہ ہو۔ زندہ بچ گئے ہو۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ میں نے انہیں بتایا کہ فلاں چل بسا۔ فلاں کٹ گیا۔ فلاں کا سر فلاں جگہ اور دھڑ فلاں جگہ پڑا ہے۔ فلاں کے بازو یوں تراشے گئے اور وہ میرا بھائی میرے ہر فقرہ کے جواب میں یہ کہتا چلا گیا — "پھر کیا ہوا میں جو ہوں۔ پھر کیا ہوا میں جو ہوں —" اور یوں حفیظ نے میرا سب کچھ بن کر میری زندگی کے اُن تمام خلاؤں کو اپنی محبت اور اخوت سے پاٹ دیا۔ اور اس کی زندگی کے آخری ثلث تک مجھے کب یاد ہے بھلا ایک بھی ایسی ساعت جب مجھے اس کی کسی رنگ میں بھی ضرورت محسوس ہوئی ہو اور اس نے فوراً وارد ہو کر اس ضرورت کو پورا نہ کر دیا ہو۔ حفیظ کی گھریلو زندگی مثالی نوعیت کی تھی وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ جس محبت شفقت اور شیفتگی کے ساتھ پیش آتے تھے میں نے اپنے حلقے اور طبقے میں ویسی محبت۔ شفقت اور شیفتگی بہت کم دیکھی اور پائی ہے۔ وہ ہفتوں کے تفتیشی دورہ کے بعد لوٹتے۔ تو بچوں اور بیوی کے درمیان صرف ایک گھنٹہ ہی گذارنے کے بعد جب باہر نکلتے تو عین تازہ دم اور شادمان ہوتے اور چہرے پر تکان کا شائبہ تک نہ ہوتا کسی بچے کی بیماری کی اطلاع آ جاتی تو اس کے لئے پہروں دعائیں کرتے اور کراتے اور سچ تو یہ ہے کہ اُم شمیم سلمہا اللہ تعالیٰ (شمیم سلمہا حفیظ مرحوم کی سب سے بڑی بچی ہے) تو مرحوم کی دیوانی تھی۔ مجال کیا اُن کی مرضی کے خلاف ایک تنکا ادھر سے اُدھر ہو جائے

طبیعت میں نفاست اور خوش سلیقگی حد درجہ کی تھی گھر کی مختصر سی لائبریری میں بھی مذہبی سلسلہ کی علمی و ادبی اور دیگر کتب علیحدہ علیحدہ نہایت قرینے سے لگی رہتیں۔ ان پر سے گردپوش بڑی باقاعدگی کے ساتھ ہر دوسرے تیسرے ماہ تبدیل ہو جاتے ہر چیز اپنی جگہ پر اور پورے قرینے سے پڑی ہوتی ربوہ کی کوٹھی کی تعمیر کے آغاز سے قبل نقشہ لے کر میرے پاس دفتر "لاہور" میں آئے اور فرمایا! آؤ پہلے دعا کریں بھائی اندر بیٹھ کر اس کی بخیر و خوبی تکمیل کی دعا کریں۔ دعا ہو چکی۔ تو میں نے یونہی کہا۔ بھیا وعدہ کرو جلسہ پر خواہ بیسیوں مہمان ہوں میرے لئے فلاں طرف کا کمرہ اور باتھ ہمیشہ وقف رہے گا کہنے لگے منظور ہے۔ "میں نے کہا آپا سے تو پوچھ لیا ہوتا وعدہ کرنے سے پہلے" بولے!

ثاقب! میرا گھر تو دراصل ایک چھوٹی سی جنت ہے "جنت کے ہم دونوں "باغبان" ہیں ہم میں سے ایک کی "ہاں" کے بعد دوسرے کی "نہ" کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پھر تمہارے اور میرے مراسم برادرانہ سے تو تمہاری "آپا" خوب ہی آگاہ ہے۔

میں اس سال (جلسہ سالانہ پر) حفیظ کی اُسی چھوٹی سی جنت میں مقیم تھا۔ جس کی تمام بہاریں سلیقے۔ رعنائیاں تمام کی تمام ویسی کی ویسی تھیں سوائے اس کے کہ ایک "باغبان" غائب تھا

۱۹۵۷ء کا جلسہ حفیظ پورا نہ سن سکے کیونکہ ۲۵ دسمبر کی شام ہی کو لاہور سے محکمہ نے انہیں برقی بلاوا بھجوا دیا تھا۔ رخصت سے پیشتر (اُف تو بریہ برگشتہ مقدر رخصت آخری رخصت ہو کر رہ گئی) مجھے میرے لئے "مختص" کمرے میں ملنے آئے مجھ سے جلسہ کی تمام تقاریر کا ملخص۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ ترین منظوم کلام کا حضور کا اپنا تحریر فرمودہ مسودہ بھیجنے کا وعدہ لیا۔ اور پھر خدا حافظ کہہ کر عازم لاہور ہو گئے۔ اس وقت ان کی کوٹھی میں ۲۷ کے قریب مہمان موجود تھے۔

۱۹۵۸ء کا سالانہ جلسہ میں نے حسب سابق حفیظ کے ہونہار شگوفوں اور کونپلوں کے درمیان ہی گذارا (میرا خدا اُن کی زندگیوں کے لئے کامرانیاں اور بہاریں دائمی کر دے) حفیظ سے ملاقات کی تڑپ بہشتی مقبرہ میں ہر دعا کے بعد بڑھتی چلی گئی۔ ان تین دنوں میں کوئی پانچ دفعہ مزار دوست پر حاضر ہو جاتے کیوں تمام ساکنان قبرستان پر فاتحہ کے بعد جب لگا ہی حفیظ و خادم کے کتبوں پر پڑتیں دل چاہتا کہ تڑپ تڑپ کر سینے کی دیوار دل کو پھاند جائے۔ کبھی مجھے جھنجھوڑتا اور کہتا — یہ تو زندہ ہیں ان کی نیکیاں ان کی اسلام سے وارفتگی اور احمدیت سے عشق زندہ ہے ان کی اپنے آقا سے وارفتگی زندہ و پائندہ ہے ..."

۲۸ دسمبر کی صبح کو تو طبیعت کچھ ایسی ہی مضطرب ہوتی کہ میں اس ناقابل برداشت اضطراب سمیت حضرت میرزا بشیر احمد مدظلہ العالی کی خدمت میں جا پہنچا۔ اور ان کے حضور دل کی لگی دھمن جا کہی آپ نے فرمایا "چوہدری حفیظ احمد صاحب کو میں ذاتی طور پر جانتا تھا۔ ہم جب دارالامان سے لاہور میں آئے تو وہاں کے قیام کے دوران میں کتنی ہی دفعہ بعض کاموں میں ان کی ضرورت پڑی اور وہ ہر دفعہ پوری بشاشت کے ساتھ ہر کام انجام دیتے رہے باقی رہے خادم صاحب تو ان کی ذات کی تعارف و تقریظ کی محتاج نہیں — بیشک ایسے ہی نوافراد کی موت کو قومی نقصان کہا جاتا ہے۔ جس کو پورا کرنے کا بہترین ذریعہ صرف آنسو بہانا نہیں بلکہ ان جیسے بننا۔ اور دوسروں کو ان جیسے بنانا ہوتا ہے۔ صرف اسی طرح ان کی روحیں ان سے محبت کے دعویداروں سے خوش ہو سکتی ہیں کہ ان کے ادھورے رہ جانے والے مشن پورے اور مکمل کئے جائیں — خدائے عظیم و برتر ان دونوں کو اپنے قرب حقیقی سے نوازے ان کی اولاد کی تمام ضروریات کا آپ ہی کفیل ہو جائے

جماعت احمدیہ کی غرض و غایت

سابقون اولون کی انیس ۱۹ سالہ فہرست

اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اور اس کی دی ہوئی توفیق سے سابقون اوّلون کی انیس سالہ کتاب انشاء اللہ ماہ اپریل کے آخر میں شائع کرنے کی کوشش ہے اللہ تعالےٰ مدد فرمائے آمین۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ:-

"دفتر تحریک جدید تمام لائبریریوں میں یہ کتاب مفت بھیجے گا"

بفضل خدا دفتر تحریک جدید اس پر انشراح صدر سے عمل کرے گا۔ چونکہ کتاب ۲۰×۲۶ کے سائز میں پانچ سو صفحہ پر مشتمل ہے اور اس پر ایک روپیہ یا اس سے کچھ زائد محصول ڈاک خرچ ہوگا۔ اس لئے جماعتوں کے امیر یا پریذیڈنٹ یا لائبریرین کو چاہیئے کہ وہ محصول ڈاک بھیج کر کتاب منگوالیں یا خود دفتر ہی تشریف لاکر کتاب حاصل فرمائیں۔

چونکہ کتاب کا ایک معتدبہ حصہ مفت اشاعت میں خرچ ہوگا اور بقیہ حصہ دفتر اوّل کے سابقون اولون کے لئے ہے۔ خاکسار کے خیال میں ہر گھرانہ میں کم از کم ایک ایک جلد کا پہنچنا ضروری ہے جیسا کہ حضور کا ارشاد ہے کہ "خود ان کے پاس (یعنی دفتر اول کے سابقون اولون کے پاس) یادگار کے طور پر بھیجے جائیں۔ تاکہ وہ اپنی زندگی میں بطور یادگار اپنے پاس رکھیں اور اپنے بعد (اپنی) نسلوں کے لئے یادگار کے طور پر چھوڑ جائیں"۔

اس لئے سابقون کو چاہیئے کہ وہ اپنے لئے ایک جلد فوری حاصل کرلیں اور اس کے لئے دفتر کو اطلاع فرماکر کتاب ریزرو کرالیں تاکہ ان کو بعد اشاعت جلد تر بھیج دی جائے۔

جماعت احمدیہ کی غرض و غایت۔ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنا ہے

فرمایا:- "دوسرے لوگ کچھ کہیں حقیقت یہ ہے کہ ہم دنیوی حکومت نہیں چاہتے ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہماری زندگیاں تبلیغ اور اشاعت اسلام میں لگ جائیں باقی یہ کہ کسی جگہ احمدی زیادہ ہو جائیں اور جمہوریت کے لحاظ سے وہ زیادہ نمائندگی کا حق رکھتے ہوں تو یہ ہماری تحریک کا حصہ نہیں یہ ایک اتفاقی حادثہ ہوگا"۔

"ہماری دلچسپی صرف اس میں ہے کہ دنیا کے کونہ کونہ میں اسلام کی تعلیم پھیل جائے اور پھر اسلام تمام ادیان پر غالب آجائے۔ جس طرح کہ وہ قدیم ایام میں غالب تھا۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر"۔

"اسی کام کیلئے ہی تحریک جدید کو جاری کیا گیا ہے۔ اور یہی کام ہر مسلمان پر واجب قرار دیا گیا ہے"۔

پس یہ کتاب آپ پر تحریک جدید کی اس حقیقت کو واضح کردے گی۔ لہذا فوری یہ کتاب حاصل کریں۔ کتاب کی قیمت وغیرہ کے بارہ میں اشاعت کے وقت اعلان کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

(برکت علی خان (پنشنر) وکیل المال تحریک جدید)

ضلع گوجرانوالہ کی جماعتوں کے لئے

جن جماعتوں نے ابھی تک عہدیداروں کے انتخاب کی اطلاع ناظر صاحب اعلیٰ کو نہیں بھجوائی ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ جلد سے جلد انتخابات کروا کے مجھے اور ناظر اعلیٰ کو رپورٹ بھجوائیں دیگر جن جماعتوں کے بجٹ پورے نہیں ہوئے وہ اس فصل پر چندہ وصول کرکے اپنے وعدوں کو پورا کردیں۔

(امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

تصحیح

الفضل ۶ مارچ ۵۹ء میں حسین بی بی صاحبہ زوجہ محمد مختار صاحب کا نمبر وصیت ۱۲۰۵ شائع ہوا ہے۔ اصل نمبر ۱۵۲۰۵ ہے۔ اسی طرح اسی پرچے میں حافظ بی بی عرف بی بی جی بیوہ ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کا وصیت نمبر ۱۵۰۸ شائع ہوا ہے۔ ان کا اصل نمبر ۱۵۲۰۸ ہے۔

(۲) الفضل ۲۶ مارچ ۵۹ء میں زینب بی بی صاحبہ زوجہ سردار خان صاحب وصیت نمبر ۱۵۲۳۴ کے گواہ کا نام سید وارث شاہ انسپکٹر دھایا کارکن دفتر وصیت ربوہ شائع ہوا ہے۔ جو غلط ہے۔ ان کا نام سید ولایت شاہ ہے۔

(۳) وصیت نمبر ۱۵۲۴۴ شیخ خالد محمد کی ولدیت شائع نہیں ہوئی۔ ان کی ولدیت محمد فتاجا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

سلسلہ کے پرانے اخبارات و رسائل کی ضرورت

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے سلسلہ احمدیہ کے پرانے اخبارات اور رسائل علوم کا ایک بہت بڑا خزانہ ہیں۔ اس قیمتی ریکارڈ کا مرکزی لائبریری میں موجود ہونا بہت ضروری ہے تاکہ علمائے سلسلہ اور تحقیق کرنے والے احباب اس سے مستفید ہو سکیں۔ لیکن افسوس کہ یہ قیمتی اور بیش قیمت ریکارڈ قیام پاکستان کے وقت قادیان ہی رہ گیا تھا۔ یہاں آکر اسے مکمل کرنے کی کوشش تو کی گئی مگر تا حال اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اس اعلان کے ذریعہ میں تمام احباب کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ اگر مندرجہ ذیل اخبارات اور رسائل کے پرانے فائل کسی جماعت میں یا ذاتی طور پر کسی دوست کے پاس موجود ہوں تو وہ مرکزی لائبریری کو عطا فرمائیں۔ اگر کوئی دوست یا جماعت ان اخبارات اور رسائل کے مکمل فائل یا ان کا کوئی حصہ بطور عطیہ مرحمت فرمائیں گے۔ تو ان فائلوں کو انہی کے نام پر ریکارڈ کیا جائے گا تا ان کے لئے دعا ہوتی رہے۔ لیکن جو دوست بطور عطیہ نہ دینا چاہیں انہیں مناسب قیمت ادا کر دی جائے گی۔

اخبار الحکم قادیان۔ اخبار بدر قادیان۔ اخبار نور قادیان۔ اخبار فاروق قادیان رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان (اردو انگریزی) رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان

(انچارج خلافت لائبریری۔ ربوہ)

مجالس انصار اللہ کے عہدیداروں کا نیا انتخاب

دستور اساسی انصار اللہ کے مطابق آئندہ تین سال کے لئے مجالس انصار اللہ کے عہدیداروں کا نیا انتخاب اس سال کے شروع میں ہو جانا ضروری ہے۔ ان قواعد کی روشنی میں تمام زعماء۔ زعماء اعلیٰ۔ اور ناظمین انصار اضلاع کو فرداً فرداً انتخاب کے لئے چٹھیاں تحریر کی جا چکی ہیں اور الفضل میں بھی متعدد دفعہ اعلان ہو چکا ہے۔ مگر ابھی تک بعض مجالس کی طرف سے نئے انتخاب کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

تمام متعلقہ عہدیداران انصار اللہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ حسب قواعد امیر/صدر صاحب مقامی یا ان کے نمائندہ کی زیر نگرانی ان عہدوں کے لئے جلد دوبارہ انتخاب کروا کر منظوری کے لئے نام امیر/صدر صاحب مقامی کی رپورٹ کے ساتھ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی خدمت میں بھجوا دیں۔

جو مجالس یکم جنوری ۱۹۵۹ء کے بعد قائم ہوئی ہیں۔ یا ان کا نیا انتخاب ہوا ہے ان کے عہدیداروں کے دوبارہ انتخاب کی اس وقت ضرورت نہیں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

نہایت ضروری اعلان

میاں محمد یعقوب صاحب انسپکٹر تحریک جدید کو اگر کسی جماعت یا فرد نے کوئی رقم برائے ادخال خزانہ یا بطور قرض حسنہ دی ہو تو دفتر وکالت ہذا کو فوری طور پر اطلاع دیں۔

(وکیل المال اوّل ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری پھوپھی صاحبہ کی بائیں طرف اچانک فالج کا حملہ ہوا ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (ناصرہ حق جھنگیاں صدر)

(۲) برخوردار ڈاکٹر عبداللطیف کو لندن پہنچنے پر بلڈ پریشر کی تکلیف ہو گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کے لئے التماس ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے عزیز کو کلی طور پر صحت عطا فرمائے۔ (شیخ منظور علی محلہ دارالصدر غربی ربوہ)

(۴) خاکسار کی اہلیہ کا جنڈوٹ زنانہ ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (عبداللطیف خوشنویس گولبازار۔ ربوہ)

(۵) میرے دو لڑکے اندرون کے اہل وعیال آسٹریلیا میں کاروبار کرتے ہیں۔ ان کو مشکلات درپیش ہیں۔ احباب ان کی مشکلات دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (شادی خاں چک ۱۳۲/۱۲ ضلع منٹگمری)

دعائے مغفرت

منشی عبدالسمیع صاحب کپورتھلوی پشاور سے ربوہ اپنی اہلیہ اور لڑکی کے ساتھ آئے ہوئے ہیں۔ ان کی لڑکی امۃ القدیر کا مورخہ ۱۵/۴/۵۹ دو بجے دن انتقال ہو گیا ہے۔ احباب سے اس کی ترقی مدارج کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نظیم الرحمٰن ربوہ)

صنعتی مشینوں کے فالتو پرزے ملک میں تیار کرنے کا جائزہ لینے کیلئے بورڈ کی تشکیل

کراچی ۱۶ اپریل مرکزی حکومت نے ایک بورڈ کی تشکیل کا اعلان کیا ہے جو اس امر کا جائزہ لے گا کہ پٹ سن اور سوتی کپڑے کی صنعت میں کام آنے والی مشینوں کے فالتو پرزے خود پاکستان میں تیار کرنے اور انہیں کام میں لانے کی کہاں تک گنجائش موجود ہے۔

یہ بورڈ وزارت صنعت کے تحت قائم کیا گیا ہے۔ اور اس میں سرکاری اور صنعتی اداروں میں پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن واہ انڈسٹریز لمیٹڈ بٹالہ انجینئرنگ کمپنی ٹیکسٹائل اونرز ایسوسی ایشن اور پاکستان جوٹ ملز ایسوسی ایشن کے نام موجود ہیں

بورڈ کا اجلاس وزارت صنعت کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر ایم اسماعیل کی صدارت میں ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ کپڑے اور پٹ سن کی صنعت کے لئے جن سپیئر پارٹس کی ضرورت ہے۔ ان کے ڈیزائن۔ ڈرائنگ تفصیلات۔ اور نمونے واہ انڈسٹریز لمیٹڈ اور کراچی شپ یارڈ کو مہیا کئے جائیں اور یہ معلوم کیا جائے کہ ان کے ہاں کون سے سپیئر پارٹس تیار ہو سکتے ہیں۔

واہ انڈسٹریز لمیٹڈ اور کراچی شپ یارڈ کی طرف سے حکومت کو پہلے ہی مطلع کیا جا چکا ہے کہ اگر انہیں ضروری سامان اور اوزار مہیا کر دیئے جائیں۔ تو وہ سوتی کپڑے اور پٹ سن کے کارخانوں کے لئے بعض ضروری سپیئر پارٹس تیار کر سکتے ہیں۔

بھارتی جھوٹ کی تردید

کراچی ۱۶ اپریل۔ بھارت کے بعض اخبارات میں ابھی دنوں اس مطلب کی اطلاع شائع ہوئی ہے کہ کشمیر میں جنگ بندی لائن پر متعین پاکستانی فوجوں نے حال ہی میں اقوام متحدہ کے مبصروں کی ایک جماعت پر گولی چلا دی تھی۔ حکومت پاکستان کے ایک سرکاری اعلان میں اس بھارتی اطلاع کو محض جھوٹ اور افترا قرار دیا گیا ہے۔ اور واضح کیا گیا ہے کہ اگر کبھی ایسا واقعہ ہوا ہوتا تو خود اقوام متحدہ کے مبصر اس کی شکایت کرتے۔ ان کا ایسی شکایت نہ کرنا بھارتی جھوٹ کی قلعی کھولنے کے لئے کافی ہے۔

بھارت کو کشمیر کا تنازعہ نمٹا لینے کا مشورہ

تہران ۱۶ اپریل گزشتہ جمعہ کو راولپنڈی کے قریب تباہ ہونے والے بھارتی کینبرا جیٹ بمبار کے بارے میں بھارت کی حکومت نے جو کہا ہے کہ وہ غلطی سے سرحد عبور کر گیا تھا۔ تہران کے اخبار "زین" نے اسے درست قرار نہیں دیا۔ اور لکھا ہے کہ اگر یہ جہاز واقعی غلطی سے گیا ہوتا تو بین الاقوامی قانون کے مطابق اسے پاکستانی حکام کے کہنے کے مطابق فوراً اتر پڑنا چاہیئے تھا

اس اخبار نے پنڈت نہرو کو مشورہ دیا ہے کہ وہ کشمیر کے تنازعہ کا حل قبول کر لیں تو دونوں ہمسایہ ممالک کے تعلقات خوشگوار ہو سکتے ہیں۔

پاکستان کے لئے امریکی امداد کی سفارش

واشنگٹن ۱۶ اپریل امریکی ادارہ بین الاقوامی تعاون کے ڈائریکٹر برائے مشرق قریب مسٹر لی بینڈ بیروز نے کل کانگریس پر زور دیا ہے کہ مشرق قریب اور جنوبی ایشیا کے بارہ ملکوں کیلئے ۳۹ کروڑ سترلاکھ ڈالر کا امدادی پروگرام منظور کیا جائے۔ اس میں سے ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر کی رقم پاکستان۔ ایران۔ ترکیہ اور یونان کیلئے تجویز کی گئی ہے

ڈاکخانہ کے سیونگ بنک کی نئی شرح

کراچی ۱۶ اپریل۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ یکم اپریل ۵۹ء سے ڈاکخانہ کے تمام سیونگ بنک حسابات میں (سوائے قاعدہ نمبر ۵۲ سی کے) شرح سود تا حکم ثانی ۲½ فی صد سالانہ اور نگنڈ اور جائنٹ فکسڈ ڈیپازٹ اکونٹس پر حسب ذیل ہوگی۔

ایک سال کیلئے ڈیپازٹ۔ تین فی صد سالانہ

دو سال کے لئے ڈیپازٹ ۳½ فی صد سالانہ

تین سال کے لئے ڈیپازٹ ۴ فی صد سالانہ

معاوضہ سے متعلقہ فارم پُر کرنے کیلئے مزید بائیس مراکز

سابقہ ۲۵ مراکز کی طرح نئے مراکز بھی رضاکارانہ کام کریں گے

لاہور ۱۷ اپریل۔ سیٹلمنٹ ارگنائزیشن نے بائیس اور مراکز کو صوبائی دار الحکومت کے مختلف علاقوں میں معاوضہ کے سلسلہ میں دعوے داروں کے فارم رضاکارانہ طور پر پُر کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ ایسے ۲۵ مراکز پہلے ہی لاہور کے مختلف حصوں میں کام کر رہے ہیں۔

یہ مراکز تین بجے سہ پہر سے آٹھ بجے رات تک کھلے رہیں گے۔ سیٹلمنٹ آرگنائزیشن نے ان مراکز کے انچارج حضرات سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنے متعلقہ مراکز میں ایسے بورڈ نصب کریں۔ جن پر مراکز کے اوقات درج ہوں

ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ای سیٹلمنٹ آرگنائزیشن کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی ہے۔ کہ بعض وکیل اور عرائض نویس فارم پُر کرنے کی بڑی بڑی فیسیں وصول کرتے ہیں، سرکاری اعلان میں دعویداروں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ اس مقصد کے لئے کوئی فیس نہ دیں۔ بلکہ اس کی بجائے اپنے فارم پُر کرانے کے لئے منظور کردہ مراکز سے رجوع کریں

دعویداروں کو ان کے دعاوی کے تصفیہ کرانے میں سہولتیں بہم پہنچانے کے پیش نظر محکمہ تعلقات عامہ کے تین افسروں نے دفتر کے اوقات کے بعد اس کام کے لئے اپنی رضاکارانہ خدمات پیش کی ہیں۔ ڈی سیٹلمنٹ آرگنائزیشن نے حکام نے حکومت مغربی پاکستان کے تمام گزیٹڈ افسروں سے اپیل کی ہے کہ وہ دعوے داروں کو دعاوی کی نقل کی تصدیق میں مدد دیں کیونکہ لاکھوں منظور شدہ دعاوی کی مصدقہ نقول فارموں کے ساتھ منسلک کرنے کی ضرورت ہے

فارم پُر کرنے کے لئے جو نئے مراکز قائم کئے گئے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔ ہر مرکز کے ساتھ اس کے انچارج کا نام بھی لکھ دیا گیا ہے

۱۔ مکان نمبر ۱۸ خوشی محمد سٹریٹ اچھرہ میاں احمد دین انفارمیشن آفیسر (محکمہ تعلقات عامہ) چار بجے سے ۹ بجے رات کے درمیان وہ منظور شدہ دعاوی کی تصدیق بھی کریں گے

۲۔ سیلون آسٹریلین بلڈنگ ہوانڈر تھ روڈ۔ سید سجاد رضوی انفارمیشن آفیسر (محکمہ تعلقات عامہ) (تصدیق کا کام چار بجے سہ پہر سے ۶ بجے شام تک کریں گے)

۳۔ معرفت میڈیکوس چونی منڈی (متصل اعظم مارکیٹ) منظہر قیوم اسسٹنٹ انفارمیشن آفیسر (محکمہ تعلقات عامہ) (تصدیق کا کام ۶ بجے رات سے ۹ بجے رات تک)

۴۔ لوہاری منڈی۔ کوچہ نقاشاں۔ مسٹر احمد حسن ایس پی اے (محکمہ تعلقات عامہ) (۶ بجے سے ۱۰ بجے رات تک فارم پُر کرنے کے)

۵۔ پاک ماچ سیمپل ۱۸۔ انارکلی محل

۶۔ ۲۰۲ نشتر روڈ (سعدی پارک) گلشن آرا نام

۷۔ ۱۸۔ بی شاہ عالم مارکیٹ۔ تصویر محل

پروڈکشن خوشنود قریشی۔

۸۔ بیگ پاؤڈر ایسوسی ایشن باؤڈر ہاؤس، قاسم بلڈنگ۔ صدر بازار

۹۔ ۶۸ ریلوے روڈ۔ سید قمر سلطان رکن پاکستان کانفرنس آف سوشل ورک۔

۱۰۔ ۴ نسبت روڈ ملک خالد محمود پلیڈر

۱۱۔ کندی گراں سٹریٹ۔ موتی بازار۔ میاں قمر الدین ایڈووکیٹ

۱۲۔ ۱۰۱۶ سے امید بلڈنگ شاہ عالم مارکیٹ سردار رے خالد

۱۳۔ ۲ ہ چوک نسبت روڈ۔ سید تنصیر اصغر (پلیڈر) (۱۴) ۱۰ ارحید سٹریٹ۔ فلیمنگ روڈ محمد نسیم خان (پلیڈر) اور مرزا نسیم احمد (پلیڈر)

۱۵۔ ۷/۲۳ دیو سماج روڈ۔ دفتر ہفت روزہ اسلام۔ فیض الدین احمد۔

۱۶۔ مکان نمبر ۱۸۔ گوبند رام سٹریٹ نمبر ۱۲ گوال منڈی۔ آغا رحیم الدین احمد

۱۷۔ اصلی موتی چور لڈو ہاؤس۔ نئی انارکلی چوک گنپت روڈ۔ میسرز فخری عالم اور معصوم بیگ

۱۸۔ انجمن خادمان خلق۔ پبلک ریڈنگ روم لاہور چھاؤنی۔

۱۹۔ انجمن مفاد عامہ۔ سلطان پورہ روڈ۔ اشفاق شمسی

۲۰۔ مکتبہ علویہ۔ لاہور چھاؤنی۔ میسرز یعقوب واسطی اور انور علی۔

۲۱۔ ۳۔ ڈیس کورس روڈ ادارہ قومی خدمت بیگم امتہ الحمید خانم (صرف خواتین کے لئے)

۲۲۔ ٹریڈرز بنک بلڈنگ گوالمنڈی سیٹلمنٹ سنٹر ڈاکٹر محمد اجمل خان اور ڈاکٹر عبد الحمید (تین بجے سہ پہر سے پانچ بجے شام)

برادران!

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مسجد فرینکفورٹ کی تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک آپ پڑھ چکے ہیں۔ مجھے اُمید ہے احباب جماعت اپنی روایات کو قائم رکھیں گے اور جلد سے جلد اپنے وعدوں سے اطلاع دیکر عنداللہ ماجور ہونگے۔ احباب کے لئے یہ امر ذہن نشین رہنا چاہیئے کہ رقم کی فوری ضرورت ہے اسلئے وعدہ حتی الامکان ایک یا دو ماہ میں ادا ہو جانا چاہیئے۔ اس ضمن میں دوستوں کی توجہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس عظیم الشان سکیم کی طرف دلائی جاتی ہے جس پر عمل کی صورت میں مساجد کی تعمیر کے لئے ایک بڑی رقم جمع ہو سکتی ہے۔ آجکل ربیع کی فصل کٹ رہی ہے اور چند دنوں تک گندم زمیندار احباب کے گھر آجائے گی۔ اُمید ہے زمیندار احباب سب سے پہلے خانۂ خدا کی تعمیر کیلئے مقررہ حصہ الگ کر دینگے۔ اسی طرح تاجر صناع۔ وکلاء۔ ڈاکٹر صاحبان سے تعاون کی درخواست ہے۔

یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ ڈیڑھ صد یا اس سے اوپر رقم ادا کرنے والے دوستوں کے نام مسجد کی دیوار پر کندہ کئے جائیں گے بمندرجہ ذیل سکیم کے ماتحت ادا کرنے والے دوستوں کی طرف سے ادا کردہ رقم اسی ڈیڑھ صد روپے میں شمار کی جائیگی یعنی اگر ایک زمیندار دوست اپنی زمین کے رقبہ کے حساب سے مقررہ شرح کے مطابق مبلغ پچاس روپے ادا کرتے ہیں تو مزید ۱۰۰ روپے ادا کرنیکی صورت میں اُن کا نام مسجد کی دیوار پر کندہ کر دیا جائیگا۔

آپکے وعدے کا انتظار ہے۔ فاستبقوا الخیرات

وکیل المال اوّل تحریک جدید

ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کا لائحۂ عمل

ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

۱۔ بڑے تاجر:۔ مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے دیں، خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ۔

۲۔ چھوٹے تاجر:۔ ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کے لئے دیں۔

۳۔ ملازمین:۔ کو ہر سال جو سالانہ ترقی ملے۔ اس میں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔

(ب) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو۔ تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں۔

(ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ۱/۲ دیں۔

۴۔ وکلاء۔ ڈاکٹر۔ اور پیشہ ور صاحبان گزشتہ سال کی آمد مقرر کریں۔ اور پھر اس تعیین کے بعد اگلے سال ان کی آمدنی میں جو زیادتی ہو۔ اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی۔

۵۔ کنٹریکٹر صاحبان ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اُس میں سے ایک فیصدی۔

۶۔ صناع:۔ مستری، لوہار، درزی، بڑھئی اور مزدوری پیشہ احباب ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینے کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری ہو۔ اس کا دسواں حصہ۔

۷۔ زمیندار:۔ احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو۔ وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔

۸۔ مزارع:۔ احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں۔

مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر، شادی پر، بچے کی پیدائش پر، مکان کی تعمیر پر، یا امتحان میں پاس ہونے پر، خانۂ خدا کی تعمیر کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں۔